المکرمۃ النبویۃ فی الفتاوی المصطفویۃ

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، امام الفقہا، مفتیٔ اعظم ہند

تصنیف: حضرت علامہ مصطفےٰ رضا قادری نوری علیہ الرحمہ

متوفی (۱۴۰۲ھ/1981ء)
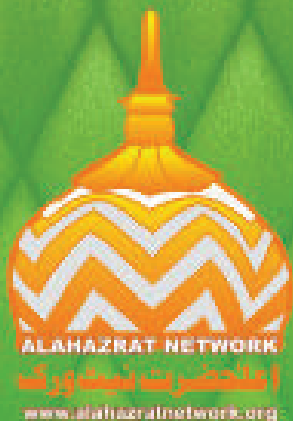
ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

كتاب الذبائح

ذبح کا بیان

سوال۔ طوطا، ہدہد، بگلا، خرگوش حلال ہیں یا نہیں بعض کہتے ہیں طبعی ہیں طبعی سے کیا مراد ہے بینوا توجروا

جواب۔ سب حلال ہیں مگروہ طبعی کے یہ معنی ہیں جس سے طبیعت کراہت کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال۔ مردار مرغی فروخت کرکے اس کی قیمت مسلمان کو کھانے پینے پہننے میں لانا چاہیے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۔ از مظفر پور مرسلہ انوار الحق صاحب قادری رضوی حامدی ۲۲ جمادی الآخرہ ۵۲ھ

عورت مرغ یا اور کوئی جانور ذبح کر سکتی ہے یا نہیں اگر کر سکتی ہے تو کوئی حدیث اس کے بارے میں آئی ہے یا نہیں؟

الجواب۔ عورت کا ذبیحہ جائز ہے سراجیہ پھر سراج المنیر میں ہے تجوز ذبیحۃ المرأۃ[1] مشکوٰۃ و بخاری[2] میں حدیث بھی موجود ہے عن كعب بن مالك انه كان له غنم ترعى بسلع فابصرت جارية لنا بشاة من غنمنا موتا فكسرت حجرا فذبحتها به فسأل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فامره باكلها۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۔ زید ایک سانڈ پکڑ کر لایا اور ذبح کرکے کھایا اور حلال ہونے کا دعویٰ بھی کرتا ہے اور اس کی حلت کا بھی قائل ہے مال غیر مسلم ہونے کے سبب سے اور بکر حرمت اس کی مثل سور کے قرار دیتا ہے آیا بکر کی حرمت کا قول صحیح ہے یا غلط اور زید کا حلال سمجھنا اور دعویٰ حلت کا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

المستفتی محمد اسحٰق موضع صمدا ٹولہ

الجواب۔ وہ سانڈ شرعاً حلال جانور ہے اس کی حلت میں کوئی شبہہ نہیں۔ وہ اگر بنام خدا ذبح کیا جائے تو حلال ہوگا وہ محض اس لئے کہ بتوں کے نام پر چھوڑ دیا گیا حرام نہ ہوگا بتوں کے نام پر چھوڑنے سے حلال جانور حرام نہیں ہو جاتا غیر خدا کے نام پر جو ذبح کیا جائے وہ حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ۔ از رائے بریلی مرسلہ شیخ چھدا صاحب ۲۵ محرم الحرام ۵۸ھ

---

[1] سراجیہ بہامش قاضی خاں جلد ۳ ص ۱۰، [2] مشکوٰۃ ص ۳۵۷

چڑیوں میں کون کون چڑیا کا گوشت مباح ہے اور کون کون جانوروں کا گوشت کھانا درست ہے؟

الجواب۔ درندے، شکاری جانور، کچلی رکھنے والے شکاری پرندے شکاری پنجہ رکھنے والے حشرات ارض، حشرات الارض کے شکاری جانور، اور وہ جانور جن میں خون نہیں سوا مچھلی اور ٹیری کے۔ کوا، چمگادڑ، خچر، گھوڑا اور یہ گدھا ناجائز ہیں، حمار وحشی وارنب وعقعق جائز ہیں۔ فتاوٰی خلاصہ میں ہے۔ فی شرح الطحاوی مالایؤکل کل ذی ناب من السباع وذی مخلب من الطیور والھوام التی سکناھا فی الارض وجمیع سباع ھوام الارض الا الارنب فانه یحل اکله وذو مخلب من الطیور۔ وفی فتاوی الصغری مالادم له کالزنبور ونحوه لایؤکل الا السمك والجراد والعقعق ونحوه یؤکل ویکرہ الغراب وھو الذی یاکل النجاسات وفی الفتاوی القاضی لایؤکل الخفاش لانه ذوناب وحمار الوحش یؤکل بخلاف الاھلی والبغل لایؤکل ویکرہ لحم الخیل عند ابی حنیفة اھ مختصراً دریائی سارے جانور سوا مچھلی کے ناجائز ہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ۔ از نیروبی افریقہ جمعہ مسجد مرسلہ عطا محمد صاحب ۱۶ جمادی الاولٰی ۱۳۵۸ھ

اس ملک افریقہ میں حکام وقت قصابوں کو حکم دیتا ہے کہ پہلے ذبح سے بیل وغیرہ کے مغز میں پستول مارو بعدہٗ ذبح کرو آیا یہ فعل شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ یہ فعل ناجائز وحرام بے وجہ شرعی ایذا صریح ظلم وقبیح ہے اس حکم کا ماننا حرام ہے واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ۔ از کوہ مری ضلع راولپنڈی پنجاب بازار کلاں متصل ہوٹل محبت خاں مرسلہ جناب عبدالرحمٰن صاحب رجب ۱۳۵۶ھ

زید ایک بکری کے ساتھ زنا کرتا ہے بکری کا مالک گندگی سے آلودہ بکری کو ایک ملا کے پاس لایا صحیح شہادت اور ملزم کے اقرار کرنے پر فتوٰی دیا گیا کہ بکری ذبح کرکے دفن کی جائے اور ملزم مالک کو قیمت ادا کرے اور تیس آدمیوں کو کھانا کھلائے ملزم نے دونوں میں سے ایک تعزیر کو بھی انجام نہ دیا مالک نے پھر ملا صاحب کے پاس جاکر کہا ملا صاحب نے جواب دیا کہ جس طرح مرضی ہے کرو اور بکری فروخت کرنے کو کہا بکری فروخت ہوئی اور دوسری جگہ پہونچ کر بکری کا گوشت مسلمانوں کو کھلایا گیا۔ کیا یہ فتوٰی اور تمام عمل صحیح ہے؟

الجواب۔ زید بے قید گنہگار ہوا اس پر توبہ لازم سلطنت اسلام ہوتی تو اسے تعزیر کرتی وہ بکری ذبح

کر دینا چاہیے تھی مگر واجب نہیں کہ ذبح کر دی جائے امام اعظم کے نزدیک اس کا گوشت کھانا بے کراہت جائز۔ صاحبین کے نزدیک حیوان ماکول اللحم کو بھی غیر ماکول اللحم کی طرح بعد ذبح جلا ڈالنا چاہیے لقطع امتداد التحدث به کما ورد ت۔ غیر کی بکری سے جب یہ ناپاک حرکت کی تو وہ اگر ذبح کی جائے تو قبل ذبح اس کی قیمت زید کو چاہیے کہ مالک کو دے دے مگر یہ لازم نہیں کہ مالک دفع بز پر مجبور نہیں کیا جاسکتا درمختار میں ہے[1] لا یحد بوطئ بھیمۃ بل یعزر، وتذبح ثم تحرق، ویکرہ انتفاع بھا حیۃ ومیتۃ مجتبی وفی النھر الظاھر انہ یطالب ندبا بالقوم تضمن بالقیمۃ شامی میں ہے قولہ وتذبح ثم تحرق ای لقطع امتداد التحدث بہ کلما رئیت ولیس بواجب کما فی الھدایۃ وغیرھا وھذا اذا کانت مما لا یؤکل فان کانت تؤکل جاز اکلھا عندہ وقالا تحرق ایضا فان کانت الدابۃ لغیر الواطی یطالب صاحبھا ان یدفعھا الیہ بالقیمۃ ثم تذبح ھکذا قالوا ولا یعرف ذلک الا سماعا فیحمل علیہ زیلعی ونھر قولہ الظاھر انہ یطالب ندبا الخ ای قولھم یطالب صاحبھا ان یدفعھا الی الواطی لیس علی طریق الجبر وعبارۃ النھر والظاھر انہ یطالب علی وجہ الندب ولذا قال فی الخانیۃ کان لصاحبھا ان یدفعھا الیہ بالقیمۃ اھ وعبارۃ البحر والظاھر لا یجبر علی دفعھا۔

فتاوٰی خلاصہ میں ہے[2]۔ فی شرح الطحاوی رجل وطئ بھیمۃ یعزر، فان کانت البھیمۃ لہ تذبح ولا تؤکل وعن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ امر بالبھیمۃ حتی احرقت بالنار، وفی الفتاوی الصغرٰی فی الذی یؤکل عند ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ولا یحرق وعند ابی یوسف لا یؤکل ویحرق بالنار کالذی لا یؤکل واما الذی لا یؤکل یذبح ویحرق بالنار، ولا یحرق قبل الذبح ویضمن الفاعل قیمتہ ان کان لغیرہ وفی دیات الفتاوی الصغرٰی قال الصدر الشھید ان کانت البھیمۃ للواطی یقال لہ اذبحھا واحرقھا وان لم یکن لہ یقال لصاحبھا ان یدفعھا الی الواطی بالقیمۃ ثم یذبحھا الواطی ویحرق ان لم یکن ماکولۃ وان کان مما یؤکل یذبح ولا یحرق فتاوٰی بزازیہ میں ہے[3]۔ فی شرح الطحاوی وطئ بھیمۃ یعزر، فان کانت لہ تذبح ولا تؤکل وعن الفاروق رضی اللہ عنہ انھا تحرق وفی الصغرٰی انھا تؤکل عند الامام ولا تحرق وعند الثانی لا تؤکل وتحرق کما لو کانت مما لا یؤکل والذی لا یؤکل یحرق ولا یحرق قبل الذبح ویضمن الفاعل ان لغیرہ قیمتھا قال الصدر والاعتماد علی روایۃ شرح الطحاوی وذکر فی الصحراء انہ المختار، والاحراق لقطع التحدث تیس آدمیوں کو کھانا کھلانے کا حکم تو ملا کا اپنی طرف سے ہے حکم شریعت نہیں ہاں بکری کا مالک اگر زید سے قیمت طلب کرتا بکری اسے دے دیتا تو زید کو قیمت دینا ہوتی بکری دوسری جگہ فروخت ہوگئی اور اس کا گوشت کھالیا گیا اس کا گوشت

[1] درمختار جلد ۱ ص ۳۲۹ مطبوعہ مصر [2] فتاوٰی خلاصہ جلد ۲ ص ۵۹۵ مطبوعہ سلیم پریس لاہور [3] فتاوٰی بزازیہ برحاشیہ عالمگیریہ جلد ۶ ص ۴۲۸ مطبوعہ بیروت

کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ کوئی الزام نہیں۔ زید پر توبہ لازم ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتاب الحظر والاباحۃ

حظر واباحت اور متفرق مسائل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ۔ زید کہتا ہے کہ میلاد شریف میں منبر اقدس پر بیٹھنے کے لئے عالم ہونا چاہئے کیونکہ علماء کرام نائب رسول اور پیشوائے دین ہیں عوام الناس کے لئے بیٹھنا روا نہیں کیونکہ یہ منبر اقدس حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر کا نمونہ ہے اور اسی سے نسبت ہے لہذا عالم ہونا چاہئے اور عام خواندگان کے لئے قالین یا اور کوئی بستر سے بہتر پڑھنے والوں کے لئے بچھوا دیا جائے منبر نہ ہونا چاہئے اور بکر کہتا ہے کہ عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں لہذا کوئی حرج نہیں ہے اگر حرج ہوتا تو کیوں لوگ کرتے بلکہ بیٹھنا تو درکنار چائے پیتے ہیں اور پان بھی کھاتے ہیں لہذا یہ بتا دیا جائے کہ زید کا فرمان حق ہے یا بکر کا اور ایسے شخص کے لئے جو ذکر پاک میں کوئی کام خلاف ادب کرے کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب۔ منبر ذاکرین کے لئے بچھایا جاتا ہے اس سے تعظیم ذکر مقصود ہوتی ہے۔ ذاکر علماء بھی ہو سکتے ہیں اور وہ جاہل بھی جو علماء کی مستند کتب سے پڑھیں، باقی وہ لوگ جو منگرھت موضوعات بکتے ہیں اگرچہ وہ اپنے آپ کو عالم بتائیں ہرگز منبر کے مستحق نہیں نہ وہ ان کی روایات کاذبہ ذکر نہ ان کا سننا جائز۔ ذاکرین میں بعض جماعتیں فساق وفجار پر بھی مشتمل ہوتی ہیں ان فواسق کو منبر نہ دیا جاوے کہ تعظیم ذکر کے ساتھ ان کی بھی تعظیم ہوگی اور فاسق کی تعظیم (ناجائز وگناہ) لوجوب اھانتہ شرعا[1] ہاں جو ذاکرین جو سنی صحیح العقیدہ غیر فاسق معلن ہوں اور کتب معتبرہ مستندہ سے روایات صحیحہ مقبولہ ومعتمدہ پڑھیں وہ علماء کے اس وقت نائب ہیں انھیں منبر پر بٹھانے میں حرج نہیں ذکر پاک کے آداب کے خلاف کوئی امر نہ کرنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ۔ مرسلہ پروفیسر سید شاہد علی میرٹھ کالج۔

جزیہ جو اسلامی حکومت میں غیر مسلم اقوام سے لیا جاتا تھا وہ کیا تھا اور کیوں لیا جاتا تھا۔ جزیہ ایک قسم

[1] غنیہ ص۵۱۳